حسد کی ہلاکت خیزی اور تدارکات: قرآنی آیات کا ایک جامع تجزیہ

The Destructiveness of Envy and Its Remedies: A Comprehensive Analysis of Quranic Verses

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Dr. Rajab Ali Mustafai
Ph.D. Islamic Philosophy; Almustafa International University, Qum, Iran.
E-mail: bajar1982@gmail.com

Abstract:
Envy is one of those basic human vices that can lead to many sins and social harms. This paper presents a comprehensive study of envy—its meaning, reality, rulings, effects, and remedies—in the light of the Quranic verses and interpretative discussions. In the beginning of the paper, besides highlighting the meaning and concept of envy, a comparison is made with closely related words like '*Gibtah*' and '*Munafisah*', showing that envy means the desire for the downfall of someone else's blessings, whereas gibtah and munafisah are positive and commendable traits.
The distinctive feature of the present research is that the study of envy is not limited to the verses containing the word 'envy' or its derivatives. It also includes Quranic words, expressions, and incidents that, in context or in light of authentic interpretive traditions, discuss the effects and harms of envy. The paper analyzes various examples of the envious and the envied in the Quran, such as Iblis, Qabil, the People of the Book, hypocrites, Yusuf's brothers, and other individuals and groups. Similarly, it also discusses Quranic injunctions related to envy, seeking Allah's protection from the evil of the envious, exercising forgiveness and tolerance, prohibitions against envy,

and its causes.

In fact, this paper presents a comprehensive thematic analysis of Quranic verses on the topic of envy, describing its individual and social effects—such as conflict, denial of truth, oppression, murder and bloodshed, corruption, and spiritual and moral decline—backed by Quranic evidence. In the end, in the light of the Holy Quran's teachings, the paper presents remedies for envy, especially contentment with Allah's distribution of blessings, spiritual training, prayer, seeking refuge with Allah, and moral purification, as effective means. The paper concludes that envy is a highly dangerous moral vice that affects both individuals and society, while the Holy Quran provides comprehensive and balanced guidance regarding its causes, consequences, and remedies.

Keywords: Envy, envious person, the envied, admiration, rivalry, effects of envy, treatment of envy.

خلاصہ

حسد اُن بنیادی انسانی رزائل میں سے ہے جو بہت سے گناہوں اور اجتماعی مفاسد کا موجب بنتے ہیں۔ یہ مقالہ قرآنِ کریم کی آیات اور تفسیری مباحث کی روشنی میں **حسد** کے مفہوم، اس کی حقیقت، احکام، آثار اور علاج پر ایک جامع تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے۔ مقالہ کے ابتدائی حصے میں حسد کے معنی و مفہوم کو اجاگر کرنے کے علاوہ، اس کے "غبطہ" اور "منافسہ" جیسے قریب المعنی الفاظ کے ساتھ تقابل پیش کیا گیا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ حسد دوسروں کی نعمت کے زوال کی آرزو کا نام ہے، جبکہ غبطہ اور منافسہ مثبت اور قابلِ تحسین اوصاف ہیں۔

زیرِ نظر تحقیق کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حسد کا مطالعہ صرف ان آیات تک محدود نہیں رکھا گیا جن میں لفظِ **حسد** یا اس کے مشتقات وارد ہوئے ہیں، بلکہ ان قرآنی الفاظ، تعبیرات اور واقعات کو بھی شامل کیا گیا ہے جو سیاق و سباق یا معتبر تفسیری روایات کی روشنی میں حسد کے آثار و مفاسد پر بحث کرتے ہیں۔ مقالہ میں قرآنی آیات کی روشنی میں حاسدین اور محسودین کی مختلف مثالوں، جیسے ابلیس، قابیل، اہلِ کتاب، منافقین، یوسفؑ کے بھائیوں اور دیگر افراد و گروہوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح حسد سے متعلق قرآنی احکام، حاسد کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے، عفو و درگزر اختیار کرنے، حسد کی ممانعت اور اس کے اسباب پر بھی بحث کی گئی ہے۔

درحقیقت، یہ مقالہ حسد کے موضوع پر قرآنی آیات کا ایک جامع موضوعاتی تجزیہ پیش کرتا ہے جس میں حسد کے انفرادی اور اجتماعی اثرات، جیسے اختلاف، حق سے انکار، ظلم، قتل و خونریزی، فساد اور روحانی و اخلاقی زوال کو قرآنی شواہد کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ آخر میں قرآنِ کریم کی تعلیمات کی روشنی میں حسد کے علاج، خصوصاً اللہ تعالیٰ کی تقسیمِ نعمت پر رضا، روحانی تربیت، دعا، استعاذہ اور اخلاقی تزکیہ کو مؤثر ذرائع کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ حسد ایک نہایت مہلک اخلاقی رزیلت ہے جس سے فرد اور معاشرہ دونوں متاثر ہوتے ہیں۔ جبکہ قرآنِ کریم اس کے اسباب، نتائج اور علاج کے بارے میں جامع اور متوازن رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

کلیدی کلمات: حسد، حاسد، محسود، غبطہ، منافسہ، حسد کے آثار، حسد کا علاج۔

1۔ مقدمہ

قرآنِ کریم انسان کی انفرادی، اجتماعی، اخلاقی اور روحانی زندگی کے لیے جامع ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس میں جہاں ایمان، عبادات، معاملات اور معاشرت کے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں، وہیں انسانی شخصیت کی تعمیر و تطہیر کے لیے اخلاقی اوصاف اور رذائل پر بھی نہایت گہرائی کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ اخلاقی رذائل میں حسد کو ایک نہایت مہلک باطنی بیماری قرار دیا گیا ہے، کیونکہ یہ انسان کے قلب و ذہن کو آلودہ کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرتی روابط، دینی اقدار اور انسانی تعلقات کو بھی شدید متاثر کرتا ہے۔ حسد کا بنیادی محرک اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر عدمِ رضا اور دوسروں کی نعمت کے زوال کی خواہش ہے، جو انسان کو بغض، عداوت، ظلم، حق سے انکار اور فساد جیسے سنگین جرائم تک پہنچا دیتی ہے۔

قرآنِ کریم نے حسد کو محض ایک انفرادی اخلاقی کمزوری کے طور پر بیان نہیں کیا بلکہ اسے انسانی تاریخ میں رونما ہونے والے متعدد فکری، اعتقادی اور سماجی انحرافات کا بنیادی سبب قرار دیا ہے۔ ابلیس کا حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ سے انکار، قابیل کا اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنا، حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی سازش، اہلِ کتاب کا رسول اللہ ﷺ اور اہلِ ایمان کے خلاف حسدانہ رویہ، اور منافقین کی معاندانہ روش — یہ تمام قرآنی واقعات اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں کہ حسد محض ایک نفسیاتی کیفیت نہیں بلکہ ایک ایسا اخلاقی مرض ہے جس کے اثرات فرد سے نکل کر پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ اسی لیے قرآنِ مجید نے ایک طرف حاسد کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے، اور دوسری طرف حسد کے اسباب، نتائج اور علاج کے بارے میں جامع رہنمائی بھی فراہم کی ہے۔

اسلامی علمی روایت میں حسد پر مفسرین، محدثین، فقہاء، اہلِ لغت اور علمائے اخلاق نے مختلف پہلوؤں سے گفتگو کی ہے۔ تاہم ان مباحث کی نوعیت زیادہ تر جزوی رہی ہے، جبکہ قرآنِ کریم میں حسد سے متعلق تمام نصوص،

متعلقہ الفاظ، تفسیری اشارات، حاسدین و محسودین کی مثالوں، شرعی احکام، اخلاقی اثرات اور علاج کو ایک جامع قرآنی مطالعے کی صورت میں یکجا کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ حسد، غبطہ اور منافسہ جیسے قریب المعنی مفاہیم کے مابین امتیازات کو واضح کرنا بھی علمی اعتبار سے ضروری ہے، کیونکہ ان اصطلاحات کے خلط سے اخلاقی اور فقہی نتائج میں بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد قرآنِ کریم کی روشنی میں حسد کے مفہوم، حقیقت، اسباب، احکام، آثار اور علاج کا جامع اور منظّم تجزیہ پیش کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے سب سے پہلے حسد کی لغوی و اصطلاحی تعریف، اشتقاق اور استعمال کا جائزہ لیا گیا ہے، پھر قرآنِ مجید میں لفظِ حسد، اس کے مشتقات اور ان الفاظ و تعبیرات کا مطالعہ کیا گیا ہے جو سیاق و سباق یا تفسیری روایات کی روشنی میں حسد پر دلالت کرتے ہیں۔ اس کے بعد حاسدین اور محسودین کی قرآنی مثالوں، حسد سے متعلق شرعی احکام، اس کے انفرادی و اجتماعی اثرات، اور قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اس کے علاج کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

اس مقالے میں بنیادی ماخذ قرآنِ کریم ہے، جبکہ اس کی تشریح و توضیح کے لیے معتبر کتبِ تفسیر، حدیث، لغت، اخلاق اور فقہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ یہ تحقیق اس لحاظ سے اہمیت کی حامل ہے کہ عصرِ حاضر میں بڑھتے ہوئے معاشرتی، فکری اور نفسیاتی مسائل، باہمی رقابت، عدمِ برداشت اور سماجی انتشار کے پس منظر میں حسد کے قرآنی تصور کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ توقع ہے کہ یہ مقالہ نہ صرف قرآنی اخلاقیات کے باب میں ایک مفید علمی اضافہ ثابت ہو گا بلکہ اسلامی اخلاقی فکر اور قرآنی مطالعات میں آئندہ تحقیقی کام کے لیے بھی ایک مضبوط بنیاد فراہم کرے گا۔

2۔ مسئلۂ تحقیق

حسد ایک ایسا اخلاقی اور روحانی مرض ہے جس نے انسانی تاریخ کے مختلف ادوار میں انفرادی کردار، خاندانی تعلقات، سماجی ہم آہنگی اور دینی وحدت کو شدید متاثر کیا ہے۔ قرآنِ کریم نے متعدد مقامات پر حسد کے اسباب، مظاہر، نتائج اور علاج کی طرف صراحتاً یا اشارتاً رہنمائی فراہم کی ہے، تاہم قرآنی آیات، تفسیری مباحث اور متعلقہ مفاہیم کو ایک جامع موضوعاتی مطالعے کی صورت میں پیش کرنے والے تحقیقی کام نسبتاً کم ہیں۔ مزید برآں، حسد، غبطہ اور منافسہ جیسے قریب المعنی مفاہیم کے درمیان امتیازات، قرآنی مثالوں کا تجزیہ، اور حسد کے انفرادی و اجتماعی اثرات پر مربوط علمی تحقیق کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ لہٰذا اس تحقیق کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ قرآنِ کریم حسد کی حقیقت، اسباب، احکام، آثار اور علاج کے بارے میں کس نوعیت کی جامع رہنمائی فراہم کرتا ہے، اور عصر حاضر کے اخلاقی و سماجی مسائل کے تناظر میں اس رہنمائی سے کس طرح استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

3۔ سابقہ تحقیقات

حسد کے موضوع پر اسلامی علمی روایت میں متعدد جہات سے گفتگو کی گئی ہے۔ مفسرین نے قرآنِ کریم کی متعلقہ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے حسد کی حقیقت، اسباب اور نتائج کو بیان کیا ہے، محدثین نے اس کی مذمت اور اس کے اخلاقی و روحانی نقصانات کو احادیثِ نبویہ کی روشنی میں واضح کیا ہے، جبکہ علمائے اخلاق اور اہلِ تصوف نے حسد کو امراضِ قلب میں شمار کرتے ہوئے اس کے تزکیہ اور علاج پر مفصل بحث کی ہے۔ تاہم ان مباحث کی نوعیت زیادہ تر جزوی ہے اور ہر فن نے اپنے مخصوص دائرۂ بحث تک اس موضوع کو محدود رکھا ہے۔

قدیم تفاسیر، جیسے تفسیر طبری، التبیان، مجمع البیان، مفاتیح الغیب، الجامع لأحکام القرآن، تفسیر ابن کثیر اور روح المعانی میں حسد سے متعلق قرآنی آیات کی تشریح موجود ہے، لیکن یہ مباحث مختلف سورتوں اور آیات کے تحت منتشر ہیں اور انہیں ایک مستقل موضوعاتی تحقیق کی صورت میں مرتب نہیں کیا گیا۔

اخلاقی لٹریچر میں امام غزالی کی *احیاء علوم الدین*، فیض کاشانی کی *المحجۃ البیضاء*، ملا مہدی نراقی کی *جامع السعادات*، ابن مسکویہ کی *تہذیب الاخلاق* اور مکارم شیرازی کی *الاخلاق فی القرآن* حسد کے اخلاقی، روحانی اور نفسیاتی پہلوؤں پر اہم مصادر ہیں۔ ان کتب میں حسد کے اسباب، اقسام، علامات اور علاج پر مفصل گفتگو ملتی ہے، تاہم ان کا بنیادی مقصد اخلاقی تربیت ہے، نہ کہ قرآنی آیات کا موضوعاتی اور جامع تحقیقی تجزیہ۔

معاصر دور میں بھی حسد کے موضوع پر متعدد مقالات، جامعاتی تحقیقات اور کتابیں منظر عام پر آئی ہیں، لیکن ان میں سے اکثر یا تو نفسیاتی و اخلاقی پہلو تک محدود ہیں، یا صرف احادیثِ نبویہ کی روشنی میں حسد کا جائزہ پیش کرتی ہیں، جبکہ بعض تحقیقات صرف چند منتخب قرآنی آیات کی تشریح تک محدود رہتی ہیں۔ اس بنا پر قرآنِ کریم میں حسد کے تمام متعلقہ الفاظ، اشارات، قرآنی مثالوں، احکام، آثار اور علاج کو ایک جامع موضوعاتی مطالعے کی صورت میں پیش کرنے کی ضرورت برقرار رہتی ہے۔

زیرِ نظر تحقیق کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حسد کا مطالعہ صرف ان آیات تک محدود نہیں رکھا گیا جن میں لفظِ حسد یا اس کے مشتقات وارد ہوئے ہیں، بلکہ ان قرآنی الفاظ، تعبیرات اور واقعات کو بھی شامل کیا گیا ہے جو سیاق و سباق یا معتبر تفسیری روایات کی روشنی میں حسد پر دلالت کرتے ہیں۔ مزید برآں، اس تحقیق میں حسد، غبطہ اور منافسہ کے باہمی امتیازات، حاسدین و محسودین کی قرآنی مثالوں، حسد کے شرعی احکام، اس کے انفرادی و اجتماعی اثرات اور قرآنِ کریم کی پیش کردہ اصلاحی حکمتِ عملی کو ایک مربوط اور منظم علمی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہی پہلو اس تحقیق کو سابقہ مطالعات سے ممتاز کرتا ہے اور قرآنی موضوعاتی تحقیق میں اس کی علمی افادیت کو نمایاں بناتا ہے۔

4۔ حسد کا معنی مفہوم

حسد سے مراد کسی دوسرے شخص کو عطا کی گئی نعمت کے زوال اور اس کے ختم ہونے کی آرزو کرنا ہے۔[1] عربی زبان میں **حسد** ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔ ابن منظور کے مطابق اس کا لغوی مفہوم "چھلکا" ہے۔[2] بعض مفسرین نے حسد کی لغوی حقیقت کو اس مثال سے واضح کیا ہے کہ جیسے کسی چیز کو دوسری چیز پر اس قدر رگڑا جائے کہ اس پر خراش آ جائے۔[3] بعض اہلِ لغت کے نزدیک **حسد** کا اصل لفظ "حسدل" ہے، جس کے معنی "کھٹمل" کے ہیں۔ جس طرح کھٹمل انسان کے جسم کو زخمی کرکے اس کا خون چوستا ہے، اسی طرح حسد بھی حسد کرنے والے کے قلب و روح کو اندر ہی اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے۔[4] اس اعتبار سے حسد اس شخص کی انتہائی منفی نفسیاتی کیفیت کا اظہار ہے جو دوسروں کی خوش حالی اور سعادت کو برداشت نہیں کر سکتا۔[5] چنانچہ حسود شخص یہ چاہتا ہے کہ نعمتیں صرف اسی کے پاس رہیں اور دوسرے لوگ ان سے محروم ہو جائیں۔[6]

ابن عربی کے نزدیک حسد انسان کی ایک فطری خصلت ہے جسے کلی طور پر ختم کرنا ممکن نہیں۔[7] امام غزالی کے نزدیک حسد کی اصل جڑ انسان کے دل میں ہوتی ہے۔ اگر یہ کیفیت زبان یا عملی رویّے کے ذریعے ظاہر ہو جائے تو انسان ظلم اور گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور اس پر توبہ و استغفار لازم ہے، لیکن اگر یہ صرف قلبی کیفیت کی صورت میں باقی رہے تو یہ بندے اور اس کے رب کے درمیان ایک باطنی گناہ شمار ہوتا ہے۔[8] لہٰذا حسود شخص دوسروں کی نعمتوں کے زوال کی خواہش رکھتا ہے، خواہ اس مقصد کے حصول کے لیے اسے کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرنا پڑے۔[9] اسی بنا پر اہلِ اخلاق نے حسد کے مختلف درجات اور مراتب بھی بیان کیے ہیں۔[10]

علم الاخلاق میں حسد کے قریب المعنی جو الفاظ و اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں؛ ان میں "غبطہ" اور "منافسہ" شامل ہیں۔ تاہم یہ الفاظ مثبت مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں اور ممدوح اخلاقی صفات میں شمار کیے جاتے ہیں۔ مزید برآں، بعض اہلِ علم نے غبطہ اور منافسہ کے درمیان بھی معنوی فرق بیان کیا ہے۔[11] ان میں اور حسد میں بنیادی فرق یہ ہے کہ غبطہ اور منافسہ میں انسان دوسرے کی نعمت کے زوال کی خواہش نہیں کرتا، بلکہ صرف یہ آرزو رکھتا ہے کہ اسے بھی ایسی ہی نعمت حاصل ہو جائے۔ اسی وجہ سے رشک کو ایک پسندیدہ اخلاقی صفت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ مومن رشک کرتا ہے، جبکہ منافق حسد کرتا ہے۔[12] البتہ بذاتِ خود غبطہ اور منافسہ میں یہ فرق ڈالا گیا ہے کہ غبطہ میں انسان صرف یہ خواہش رکھتا ہے کہ اسے بھی وہی نعمت حاصل ہو جائے، جبکہ منافسہ میں اس خواہش کے ساتھ اس نعمت کے حصول کے لیے عملی جدوجہد اور مسابقت بھی شامل ہوتی ہے۔[13]

5۔ حسد قرآنِ کریم کی روشنی میں

قرآن کریم میں لفظ حسد اور اس کے مشتقات چار مقامات پر استعمال ہوئے ہیں۔ (2:109، 4:54، 48:15،

113:5)۔ علاوہ ازیں، بعض دیگر قرآنی الفاظ، جیسے بغی اور غِلّ) غین کے کسرہ کے ساتھ)، بھی بعض مواقع پر حسد کے مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ (15:47،59:10)۔[14] اسی طرح بعض قرآنی آیات سے، ان کے سیاق و سباق اور تفسیری روایات کی روشنی میں، حسد کا مفہوم بھی مستنبط کیا گیا ہے۔[15] مزید برآں، متعدد تفسیری احادیثِ مبارکہ میں حسد کی حقیقت، اس کے اسباب، آثار اور نتائج کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔[16]

امام سیوطی کے مطابق لفظ **بغی** تمیمی لہجے میں حسد کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔[17] اسی طرح لفظ غِلّ بھی بعض مواقع پر حسد کے معنی میں وارد ہوا ہے۔ سورۂ حجر کی آیات ۴۶۔۴۷، جو اہلِ جنت کی صفات بیان کرتی ہیں، اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کے دلوں سے ہر قسم کا غِلّ دور کر دے گا، جس میں حسد بھی شامل ہے، اور اسی وجہ سے وہ جنت میں کامل امن، سکون اور باہمی محبت کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔[18]

امام فخر رازی نے متعدد قرآنی آیات کی نشاندہی کی ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں حسد کے مختلف پہلو زیرِ بحث آئے ہیں۔[19] اسی طرح بعض دیگر قرآنی آیات سے بھی سیاق و سباق اور تفسیری روایات کی روشنی میں حسد کا مفہوم مستنبط کیا گیا ہے۔[20] تفسیری احادیث میں بھی حسد کے مختلف پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔[21]

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حسد وہ پہلا گناہ ہے جس کا ارتکاب آسمان میں ابلیس نے اور زمین میں قابیل نے کیا۔[22] بہر صورت، حسد ایک نہایت مذموم اخلاقی صفت ہے شریعتِ اسلامیہ میں حسد کو حرام اور گناہ قرار دیا گیا ہے۔ تاہم فقہی اعتبار سے حدیثِ رفع کی رو سے، اگر حسد کا کوئی خارجی اور عملی اثر ظاہر نہ ہو تو وہ موجبِ گناہ نہیں بنتا اور نہ ہی اس پر آخرت میں سزا مرتب ہوتی ہے۔[23]

قرآن کریم میں حسد کے متعدد مظاہر اور اس سے متعلق مختلف موضوعات کا صراحتاً یا اشارتاً ذکر موجود ہے۔ ان میں ابلیس، قابیل، مشرکین، منافقین، اہلِ کتاب، حضرت یوسفؑ کے بھائیوں، یہودیوں، بنی اسرائیل اور بعض علماء کے حسد کے واقعات شامل ہیں۔ اسی طرح انصار، نبی اکرم ﷺ، مومنین اور آلِ ابراہیمؑ کے ساتھ کیے جانے والے حسد کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ مزید برآں، قرآن مجید میں حسد سے متعلق متعدد احکام اور اخلاقی تعلیمات بھی بیان کی گئی ہیں، جن میں حاسد سے استعاذہ، اس کے ساتھ عفو و درگزر، حاسد کا انجام، حسد کی قباحت، اس سے ممانعت، اس کی مذمت، اس کے اسباب، اس کے مضر اثرات اور اس کے علاج جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔

6۔ قرآنِ کریم میں حاسدین اور محسودین

قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر حاسدین اور محسودین کا تذکرہ صراحتاً یا اشارتاً موجود ہے۔ سورۂ بقرہ کی آیت 109 میں اہلِ کتاب کے اس حسد کا ذکر کیا گیا ہے جس کی بنا پر وہ حق کے واضح ہو جانے کے باوجود یہ خواہش رکھتے تھے کہ مومنین بھی دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جائیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ یہ خواہش ان کے دلوں میں موجود

حسد کا نتیجہ تھی۔ اسی طرح سورۂ نساء کی آیت 54 میں فرمایا گیا ہے: "کیا یہ لوگ ان نعمتوں پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں عطا فرمائی ہیں؟ حالانکہ ہم نے آلِ ابراہیم کو کتاب، حکمت اور عظیم سلطنت عطا کی تھی۔" اس آیت کے سیاق اور مفسرین کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد عہدِ نبویؐ کے بعض یہودی ہیں، جو اسلام کی روز افزوں عظمت، نبی اکرم ﷺ کے مقام اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت سے حسد کرتے تھے۔[24]

قرآنِ کریم کی بعض دیگر آیات میں اگرچہ لفظ حسد یا اس کے مشتقات استعمال نہیں ہوئے، لیکن سیاق و سباق اور تفسیری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تعلق بھی حسد ہی سے ہے۔[25] مثلاً سورۂ نساء کی آیت 32 میں مومنین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر قناعت کریں اور دوسروں کو دی گئی نعمتوں کی تمنا نہ کریں۔ مفسرین کے مطابق اس ممانعت کا مقصد حسد سے روکنا ہے، کیونکہ ایسی تمنا بالآخر حسد کا سبب بنتی ہے۔[26]
اسی طرح سورۂ آل عمران کی آیت 120 میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ کفار اور منافقین مسلمانوں کی خوش حالی پر غمگین اور ان کی تکلیف پر خوش ہوتے تھے، جو درحقیقت حسد ہی کی ایک صورت ہے۔[27]
سورۂ یوسف کی آیت 8 میں حضرت یعقوبؑ کی حضرت یوسفؑ سے غیر معمولی محبت کے باعث ان کے بھائیوں کے دلوں میں پیدا ہونے والے حسد اور اس کے نتیجے میں شدید عداوت کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید اس طرزِ عمل کو ایک شیطانی رویہ قرار دیتا ہے۔[28] اسی طرح سورۂ مائدہ کی آیات 27 تا 30 میں حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں، ہابیل اور قابیل، کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہابیل کی قربانی قبول فرما لی اور قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی تو حسد نے قابیل کو اس حد تک پہنچا دیا کہ اس نے اپنے بھائی کے قتل کا ارادہ کر لیا اور بالآخر اسے قتل کر دیا۔[29] سورۂ اعراف کی آیات 11-12 میں حضرت آدمؑ کی تخلیق، فرشتوں کے سجدہ اور ابلیس کے انکار کا ذکر ہے۔ مفسرین کے مطابق ابلیس کے استکبار اور نافرمانی کا ایک بنیادی سبب حضرت آدمؑ کے مقام و فضیلت پر اس کا حسد تھا۔[30]

مزید برآں، سورۂ بقرہ (213)، آل عمران (19)، شوریٰ (14) اور جاثیہ (17) میں اہلِ علم اور اہلِ کتاب کے اس حسد کی مذمت کی گئی ہے جس نے انہیں حق کے واضح ہو جانے کے باوجود اختلاف اور انکار پر آمادہ کیا۔[31] اسی طرح سورۂ نساء کی آیات 88-89 میں منافقین کے حسدانہ رویّے کی طرف بھی اشارہ موجود ہے۔

7۔ قرآنِ کریم میں حسد کے احکام

قرآنِ کریم میں حسد کے بارے میں متعدد احکام بیان کیے گئے ہیں۔ سورۂ فلق کی آیت 5 میں حاسد کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، جبکہ سورۂ بقرہ کی آیت 109 میں اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ

وہ حاسدین کے رویّے کے مقابلے میں " فَاعۡفُواۡ وَاصۡفَحُواۡ" یعنی عفو و در گزر سے کام لیں۔اسی طرح سورۂ یوسف کی آیت 5 میں حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنے کی نصیحت فرمائی تاکہ ان کے دلوں میں حسد پیدا نہ ہو اور وہ کسی سازش کا ارتکاب نہ کریں۔ "انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا، ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی سازش کریں گے، بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔[32]" اسی طرح سورۂ فلق کی آیت 5 میں دوبارہ اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مومن کو حاسد کے شر سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔[33] سورۂ نساء کی آیت 32 میں حسد سے اس انداز میں منع کیا گیا ہے: "اور اس چیز کی تمنا نہ کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔" حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس آیت میں "تمنا" سے مراد حسد ہے۔[34]

8۔ قرآنِ کریم میں حسد کے آثار

قرآنِ کریم نے حسد کے متعدد انفرادی اور اجتماعی نتائج بیان کیے ہیں، جن میں سب سے نمایاں دین میں اختلاف ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "سب لوگ ایک ہی امت تھے، پھر اللہ نے نبی بھیجے... اور اختلاف صرف انہی لوگوں نے کیا جنہیں کتاب دی گئی تھی، اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح دلائل آ چکے تھے، محض آپس کی ضد اور سرکشی کی وجہ سے۔) " (2:213) اسی مضمون کو سورۂ آل عمران کی آیت 19 میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہلِ کتاب نے علم حاصل ہونے کے باوجود باہمی بغض اور حسد کی بنا پر اختلاف کیا۔ مفسرین کے مطابق سورۂ شوریٰ کی آیت 14 میں استعمال ہونے والا لفظ "بغیاً " بھی حسد کے معنی میں ہے۔[35] قرآنِ مجید کی روشنی میں حسد کے اہم نتائج درج ذیل ہیں:

1. دین میں اختلاف اور تفرقہ۔ (2:213، 3:19، 42:14)
2. حق کا انکار، باوجود اس کے کہ حق پوری طرح واضح ہو چکا ہو۔ (2:109)
3. نبی اکرم ﷺ کی نبوت کا انکار۔ (3:19، 4:54)
4. قتل و خونریزی؛ جیسا کہ قابیل نے حسد کی وجہ سے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا، اور حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے حسد ہی کے باعث انہیں کنویں میں ڈالنے کی سازش کی۔ (5:27-30، 12:5-8)
5. کفر اور حق سے روگردانی۔ (02:90، 3:19)
6. شک و شبہ میں مبتلا ہونا۔ (42:14)
7. دین کے معاملے میں نزاع اور جھگڑا۔ (2:109)

8. ظلم و زیادتی؛ جیسا کہ قابیل اور حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کے واقعات سے واضح ہوتا ہے۔ (5:27-30، 12:5-8)

9. معاشرے میں شر اور فساد کا پھیلنا، جس سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ (113:5)

10. ندامت اور پشیمانی؛ جیسا کہ قابیل اپنے بھائی کے قتل کے بعد شدید ندامت کا شکار ہوا۔ (5:31)

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم حسد کو محض ایک باطنی اخلاقی بیماری قرار نہیں دیتا، بلکہ اسے ایسے فکری، دینی، معاشرتی اور عملی فساد کا سرچشمہ قرار دیتا ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کے لیے نہایت تباہ کن نتائج کا باعث بنتا ہے۔

9۔ قرآنِ کریم میں حسد کا علاج

قرآنِ کریم نے حسد کے علاج کے لیے متعدد بنیادی اصول بیان کیے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم علاج اللہ تعالیٰ کے فضل، عطا اور تقسیم پر کامل ایمان اور رضا ہے۔ سورۂ نساء کی آیت 54 میں اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا" : کیا وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے؟ تو یقیناً ہم نے آلِ ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی، اور ہم نے انہیں بہت بڑی سلطنت بھی عطا کی۔ " (4:54) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نعمتوں کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے فضل اور حکمت کے مطابق ہوتی ہے۔ لہٰذا حسد کا علاج یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہے، اس کے فضل کو تسلیم کرے، اور دوسروں کو عطا کی گئی نعمتوں پر حسد کرنے کے بجائے انہیں اللہ تعالیٰ کی مشیت کا مظہر سمجھے۔

اسی طرح قرآنِ کریم نے حسد کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کی تعلیم بھی دی ہے۔ سورۂ فلق میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور حسد کرنے والے کے شر سے، جب وہ حسد کرے۔) " (113:5) اس آیت کی روشنی میں حسد کے علاج کا دوسرا اہم قرآنی اصول یہ ہے کہ بندۂ مؤمن ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اس کی پناہ طلب کرے کہ وہ اسے حاسد کے شر اور حسد کے مضر اثرات سے محفوظ رکھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ پر توکل، اس کے فیصلوں پر رضا اور اس کی پناہ طلب کرنا حسد کے علاج کے بنیادی قرآنی ذرائع ہیں۔

10۔ نتائجِ تحقیق

اس تحقیقی مطالعے کے ذریعے قرآنِ کریم کی روشنی میں حسد کے مفہوم، حقیقت، اسباب، احکام، آثار اور علاج کا جائزہ لینے کے بعد درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1) حسد ایک مذموم اخلاقی اور روحانی بیماری ہے جو انسان کے قلبی انحراف سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ انسان دوسرے شخص کو عطا کردہ نعمت کے زوال کی خواہش کرے۔ قرآنِ کریم نے اسے ایک منفی اور نقصان دہ صفت کے طور پر پیش کیا ہے۔

2) حسد کا تعلق انسان کی اللہ تعالیٰ کی تقسیمِ نعمت پر عدمِ رضا سے ہے۔ قرآنِ کریم انسان کو اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و حکمت پر اعتماد رکھے اور دوسروں کو عطا کردہ نعمتوں پر حسرت و اعتراض کے بجائے شکر اور رضا کا راستہ اختیار کرے۔

3) قرآنِ کریم میں لفظِ حسد اور اس کے مشتقات محدود مقامات پر آئے ہیں، لیکن حسد کا مفہوم متعدد دیگر قرآنی الفاظ، جیسے بغی، غل اور بعض واقعات کے ذریعے بھی واضح ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے حسد کو صرف لفظی طور پر نہیں بلکہ اس کے مظاہر اور نتائج کے ذریعے بھی بیان کیا ہے۔

4) حسد اور غبطہ و منافسہ میں بنیادی فرق موجود ہے۔ حسد میں دوسرے کی نعمت کے زوال کی خواہش شامل ہوتی ہے، جبکہ غبطہ اور منافسہ میں انسان کسی کی نعمت کے خاتمے کی خواہش نہیں کرتا بلکہ اپنے لیے بھی اسی خیر کے حصول کی تمنا رکھتا ہے، اس لیے یہ قابلِ تحسین صفات ہیں۔

5) قرآنِ کریم نے متعدد تاریخی واقعات میں حسد کے نتائج کو واضح کیا ہے۔ ابلیس کا حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے تکبر، قابیل کا ہابیل کو قتل کرنا، یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا طرزِ عمل اور اہلِ کتاب کا اہلِ ایمان کے ساتھ حسدانہ رویہ اس بات کی دلیل ہے کہ حسد انسان کو حق سے دور اور فساد کی طرف لے جاتا ہے۔

6) قرآن کے مطابق حسد صرف فرد کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ اجتماعی فساد کا سبب بھی بنتا ہے۔ حسد کے نتیجے میں اختلاف، حق کا انکار، ظلم، عداوت، قتل و خونریزی، دینی انتشار اور معاشرتی بے امنی پیدا ہو سکتی ہے۔

7) قرآنِ کریم نے حاسدین کے مقابلے میں مومن کو کئی اخلاقی اصول عطا کیے ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا، عفو و درگزر اختیار کرنا، صبر کرنا اور اللہ تعالیٰ کی تقسیمِ نعمت پر رضا اختیار کرنا شامل ہیں۔

8) حسد کے بنیادی اسباب میں تکبر، خود پسندی، دنیاوی حرص، اللہ تعالیٰ کے فضل کی حقیقت سے ناواقفیت اور دوسروں کی کامیابی کو برداشت نہ کرنا شامل ہیں۔ قرآنِ کریم ان اسباب کے علاج کے لیے تزکیۂ نفس اور اصلاحِ باطن پر زور دیتا ہے۔

9) قرآنِ کریم حسد کے علاج کے لیے روحانی اور اخلاقی دونوں پہلوؤں پر توجہ دیتا ہے۔ دعا، استعاذہ، ذکرِ الٰہی، شکر، قناعت، اللہ تعالیٰ کی حکمت پر یقین اور قلبی تطہیر حسد کے مؤثر علاج ہیں۔

10) حسد کے خاتمے کے لیے محض ظاہری اصلاح کافی نہیں بلکہ باطن کی اصلاح ضروری ہے۔ قرآنِ کریم انسان کے قلبی امراض کا علاج ایمان، تقویٰ اور اخلاقی تربیت کے ذریعے کرتا ہے۔

11) اسلامی تعلیمات حسد کے بجائے مثبت مسابقت کی ترغیب دیتی ہیں۔ قرآن کا مطلوب یہ ہے کہ انسان خیر کے کاموں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے، نہ کہ دوسروں کی نعمتوں کے زوال کی خواہش کرے۔

12) قرآنِ کریم حسد کے مسئلے کو فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح سے متعلق قرار دیتا ہے۔ اس لیے حسد کا علاج صرف انفرادی عبادت تک محدود نہیں بلکہ ایک صالح اور متوازن معاشرتی نظام کی تشکیل سے بھی وابستہ ہے۔

*****

References

---

1. Hussain bin Muhammad al-Raghib, al-Isfahani, *Al-Mufradat fi Gharib al-Qur'an*, Chap. Muhammad Syed Kilani, (Beirut, Dar al-Ma‘rifah, 1970), 234; al-Farooz Abadi, *Al-Mujam al-Maheet*,172; Abu Tahir Muhammad bin Yaqoob al-Farooz Abadi, *Al-Mujam al-Maheet*, (Cairo: Dar al-Hadith, 1999), 172.

حسین بن محمد راغب، اصفہانی، *المفردات فی غریب القرآن*، چاپ محمد سید کیلانی، (بیروت: دار المعرفہ، 1970ء)، 234؛ فیروزآبادی، *المعجم المحیط*، 172؛ ابو طاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی، *المعجم المحیط*، (قاہرہ: دارالحدیث، 1999)، 172۔

2. Ibn Manzur, *Lisan al-'Arab*, Chap. Ali Shiri, Vol. 8, (Beirut, 1412 AH/1992), *Madah Ghazbat*.

ابن منظور، لسان العرب، چاپ علی شیری، (بیروت، 1412ق/1992ء)، مادہ: غبط۔

3. Abu Ishaaq Ahmad bin Ibrahim Salbi; Abu al-Fatha Razi, Zail Tafseer al-Bakrah: 109.

ابواسحاق احمد بن ابراہیم ثعلبی؛ ابوالفتوح رازی، ذیل تفسیر البقرہ: 109۔

4. Muhammad bin Ahmad al-Azhari, *Tahdhib al-Lughah*, Vol. 4, Tarteeb: Abd al-Karim Azbawi, (Cairo : al-Dar al-Misriyyah lil-Ta’lif wa al-Tarjamah, 1964); Ibn Manzur, *Lisan al-'Arab*; Muhammad bin Muhammad al-Zabidi, *Taj al-'Arus min Jawahir al-Qamus*, Tarteeb: Ali Shiri, (Beirut: Dar Ihya’ al-Turath al-‘Arabi, 1412 AH/1992), Root Word “*Hasad*”.

محمد بن احمد ازہری، تہذیب اللغۃ، ترتیب: عبدالکریم عزباوی، ج4، (قاہرہ: الدار المصریہ للتالیف والترجمہ، 1964)؛ ابن منظور، لسان العرب؛ محمد بن محمد زبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس، ترتیب: علی شیری، (بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1412ھ/1992)، مادہ: حسد۔

5. Aristotle, *Nicomachean Ethics*, Trans. Muhammad Hassan Lutfi, Vol. 1, (Tehran: Sherkat-e Sahami-ye Enteshar, 1378 SH), 71.

ارسطو، اخلاق نیکوماخوس، ترجمہ محمد حسن لطفی، ج1، (تہران، شرکت سہامی انتشار، 1378ش/1999)، 71۔

6. 'Ali bin Muhammad al-Jurjani, Kitab al-Ta'rifat, Chap. Gustav Flügel, (Leipzig, 1845; Beirut: Offset Edition, 1978), 92.

علی بن محمد جرجانی، کتاب التعریفات، چاپ گوستاو فلوگل، (بیروت، لایپزیگ، 1845ء؛ چاپ افست، بیروت، 1978ء)، 92۔

7. Rafiq al-'Ajam, *Mawsu'at Mustalahat al-Tasawwuf al-Islami*, Vol. 4, (Beirut, Maktabat Lubnan Nashirun, 1999), 213.

رفیق العجم، موسوعۃ مصطلحات التصوف الاسلامی، ج4، (بیروت، مکتبۃ لبنان ناشرون، 1999ء)، 213۔

8. Muhammad bin Muhammad al-Ghazali, *Ihya' 'Ulum al-Din*, Vol. 3, 204

غزالی، احیاء علوم الدین، ج3، 204۔

9. Ahmad bin Muhammad Razi Maskia, *Tahdhib al-Akhlaq*,Vol. 1, (Qom: Manshurat al-Sharif al-Razi, 1989), 19; Hussain bin Muhammad al-Raghib al-Isfahani, *Al-Mufradat fi Gharib al-Qur'an*, Chap. Muhammad Syed Kilani, (Beirut, Dar al-Ma'rifah, 1970.), Root Word "*Hasad*".

احمد بن محمد رازی مسکویہ، تہذیب الاخلاق، ج1، (قم: منشورات الشریف الرضی، 1989)، 19؛ حسین بن محمد راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، چاپ محمد سید کیلانی، (بیروت، دار المعرفہ، 1970)، مادہ حسد۔

10. Muhammad bin Muhammad al-Ghazali, *Ihya' 'Ulum al-Din*, 204; Muhammad bin Shah Murtaza Faiz Kashani, *Al-Mahajjat al-Bayda' fi Tahdhib al-Ihya'*, Tarteeb: Ali Akbar Ghaffari, Vol. 5, (Beirut, Mu'assasat al-Wafa', 1403 AH/1983), 334; Muhammad Mahdi bin Abi Dharr al-Naraqi, *Jami'a al-Sa'adat*, 204-205.

غزالی، احیاء علوم الدین، 204؛ محمد بن شاہ مرتضیٰ فیض کاشانی، المحجۃ البیضاء فی تہذیب الاحیاء، ترتیب: علی اکبر غفاری، ج5، (بیروت، مؤسسۃ الوفاء، 1403ھ/1983، 1403ھ/1983ء)، 334؛ محمد مہدی بن ابی ذر نراقی، جامع السعادات، 204-205۔

11. Muhammad Mahdi bin Abi Dharr al-Naraqi, *Jami'a al-Sa'adat*, Tarteeb: Muhammad Kalanter, Vol.2, (Najaf, al-Matba'ah al-Haydariyyah, 1387 SH/1967), 199,

محمد مہدی بن ابی ذر نراقی، جامع السعادات، ترتیب: محمد کلانتر، ج2، (نجف، المطبعہ الحیدریہ، 1387ھ/1967ء)، 199۔

12. Muhammad bin Muhammad al-Ghazali, *Ihya' 'Ulum al-Din*, 202-203; al-Raghib al-Isfahani, *Al-Mufradat fi Gharib al-Qur'an*, Root Word *Hasad*; Abu Hilal Hassan bin Abdullah Askri, Al-Farooq fi al-Loghat, (Beirut: Dar al-Afaq al-Jadidah, 1979), 122.

غزالی، *احیاء علوم الدین*، 202-203؛ راغب اصفہانی، *المفردات فی غریب القرآن* ، مادہ: حسد؛ ابو ہلال حسن بن عبداللہ عسکری، *الفروق فی اللغۃ*، (بیروت، دار الآفاق الجدیدہ، 1979)، 122۔

13. Hussain bin Muhammad al-Raghib al-Isfahani, *Al-Dhari'ah ila Makarim al-Shari'ah*, (Egypt, Dar al-Wafa', 1408 AH), 348; Muhammad Mahdi bin Abi Dharr al-Naraqi, *Jami'a al-Sa'adat*, Vol. 2, 199.

حسین بن محمد راغب اصفہانی، *الذریعۃ الی مکارم الشریعۃ*، (مصر، دارالوفاء، 1408ق)، 348؛ محمد مہدی بن ابی ذر نراقی، *جامع السعادات*، ج2، 199 ۔

14. Muhammad bin al-Hassan, al-Tusi, *Al-Tibyan fi Tafsir al-Qur'an*, Chap. Ahmad Habib Qasir al-'Amili, Vol. 2, (Beirut, Dar Ihya’ al-Turath al-‘Arabi, 1989), 419; Abu al-Futuh Hussain bin Ali, al-Razi, *Rawd al-Jinan wa Ruh al-Jinan fi Tafsir al-Qur'an*, Chap. Muhammad Ja'far Yahaghi & Muhammad Mahdi Nasih, Vol. 2, (Mashhad, Bunyad-e Pazhuhesh-ha-ye Islami-ye Astan-e Quds-e Razavi, 1365–1376 SH), 55.

محمد بن حسن، طوسی، *التبیان فی تفسیر القرآن*، چاپ :احمد حبیب قصیر عاملی، ج2، (بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1989)، 419؛ ابوالفتوح حسین بن علی، رازی، *روض الجنان و روح الجنان فی تفسیر القرآن*، چاپ محمد جعفر یاحقی و محمد مہدی ناصح، ج2، (مشہد، بنیاد پژوہش ہای اسلامی آستان قدس رضوی، 1365—1376ش)، 55۔

15. Muhammad bin Muhammad al-Ghazali, *Ihya' 'Ulum al-Din*, Vol. 3, (Beirut, Dar al-Ma‘rifah, 1417 AH/1996), 202; Abu Abdullah Muhammad bin Umar Razi, Zail Tafseer al-Bakrah: 109.

محمد بن محمد غزالی، *احیاء علوم الدین*، ج3، (بیروت، دار المعرفہ، 1417ھ/1996ء)، 202؛ابوعبداللہ محمد بن عمر رازی، *ذیل تفسیر البقرہ*: 109۔

16. Muslim ibn al-Hajjaj, *Sahih Muslim Sharif ma'a Mukhtasar Sharh Nawawi*, trans. Allama Wahid al-Zaman Khan, Vol. 4, (Lahore, Nu'mani Kutub; Karachi, Ta'lifat Ashrafiyyah and Muhammad Sa'id & Sons, 1983) Hadith # 2563; Abu Dawud Sulayman ibn al-Ash'ath, *Sunan Abi Dawud*, ed. Muhammad Muhyi al-Din 'Abd al-Hamid, Vol. 4, (Cairo, Dar Ihya’ al-Sunnah al-Nabawiyyah, 1950), 276; Imam Muhammad bin Yazeed, Ibne Majah, *Sanan Ibne Majah*, Vol. 2, (Riaz, Daral Salaam, 2007), Hadis #: 1408; Muhammad ibn Ya'qub, Al-

Kulayni, *Al-Kafi*, Tarteeb: Ali Akbar Ghaffari, (Beirut, Dar al-Ahwaa', 1401 AH), 108.

مسلم بن حجاج، *صحیح مسلم شریف مع مختصر شرح نووی*، مترجم: علامہ وحید الزمان خان، ج4، (لاہور: نعمانی کتب؛ کراچی: تالیفات اشرفیہ اور محمد سعید اینڈ سنز، 1983)، حدیث: 2563؛ سلیمان بن اشعث، ابو داود، *سنن ابی داود*، چاپ محمد محیی الدین عبدالحمید، ج4، (قاہرہ، دار احیاء السنہ النبویہ، 1950)، 276؛امام محمد بن یزید،ابن ماجہ، *سنن ابن ماجہ*، ج2، (ریاض: دارالسلام،2007)، رقم الحدیث،1408؛ محمد بن یعقوب، الکلینی، *الکافی*، ترتیب: علی اکبر غفاری، ج8،(بیروت، دارالاضواء، 1401ھ)،108۔

17. Abdul Rehman bn Abi Baker al-Suyuti, *Al-Itqan fi 'Ulum al-Qur'an*, Chap: Muhammad Abu al-Fazal Ibrahim, Vol. 2, (Cairo, 1967; Qum: Chap Offset, 1363 SH), 121.

عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی،*الاتقان فی علوم القرآن*، چاپ محمد ابوالفضل ابراہیم، ج2، (قاہرہ، 1967ء؛چاپ افست، قم، 1363ش)،121۔

18. Muhammad bin Ismail, Al-Bukhari, *Sahih al-Bukhari*, (Beirut, Daral Fiker, 1407 AH/1987), Hadis #: 2535;Makaram Sherazi, Ikhlaaq fi al-Quran, Vol. 2, (Qom: Mu'assasat al-Imam Ali bin Abi Talib, 1427 AH/2006), 115.

محمد بن اسماعیل، بخاری، *صحیح البخاری*، تصحیح مصطفیٰ دیب البغا، (بیروت، دارالفکر، 1407ق/1987ء)، رقم الحدیث 2535؛مکارم شیرازی،الاخلاق فی القرآن، ج2، (قم:مؤسسۃ الامام علی بن ابی طالب،1427ق/2006)،115۔

19. Muhammad bin Umar Fakher al-Din al-Razi, *Al-Tafsir al-Kabir*, (Beirut, Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, 1421 AH/2000), Zeal Tafseer al-Bakrah:109; al-Tusi, *Al-Tibyan fi Tafsir al-Qur'an*, 419; al-Razi, *Rawd al-Jinan wa Ruh al-Jinan fi Tafsir al-Qur'an*, 55.

محمد بن عمر فخر رازی،*التفسیر الکبیر*، (بیروت، دار احیاء التراث العربی، 1421ھ/2000ء)، ذیل تفسیر البقرہ:109؛ طوسی،*التبیان*، 419؛رازی،*روض الجنان وروح الجنان فی تفسیر القرآن*، 55۔

20. al-Ghazali, *Ihya' 'Ulum al-Din*, 202; Muhammad bin Umar Fakher al-Din al-Razi, *Al-Tafsir al-Kabir*, Zeal Tafseer al-Bakrah:109

غزالی،*احیاء علوم الدین*، 202؛محمد بن عمر فخر رازی،*التفسیر الکبیر*، ذیل تفسیر البقرہ:109۔

21. Muslim ibn al-Hajjaj, *Sahih Muslim Vol. 4, Hadis #L 1983;* Abu Dawud, *Sunan Abi Dawud*, Vol. 4, 276; Ibne Majah, *Sanan Ibne Majah*, Hadis #: 1408; Muhammad ibn Ya'qub, Al-Kulayni, *Al-Kafi*, Vol. 8, 108.

صحیح مسلم، ج4، رقم الحدیث:1983؛ ابو داود، *سنن ابی داود*، ج4، 276؛ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث 1408؛ کلینی،*الکافی*، ج۸، ص۱۰۸)۔

22. Abu al-Hassan Ali bin Muhammad, Al-Mawardi, *Adab al-Dunya wa al-Din*, Tarteeb: Mustafa al-Saqqa, (Cairo, Dar Ihya' al-Kutub al-'Arabiyyah, 1407 AH/1986, Beirut: Offset Edition, 1986), 261.

ابو الحسن علی بن محمد ماوردی، *ادب الدنیا والدین*، ترتیب: مصطفیٰ سقا، (قاہرہ، دار احیاء الکتب العربیہ، 1407ھ/1986ء، بیروت: آفسیٹ ایڈیشن، 1986)، 261۔

23. Muhammad bin Hassan al-Hurr al-Amili, *Wasa'il al-Shi'a*, Vol. 5, Chap. 3, (Tehran, Maktabat al-Islamiyyah, 1401 AH), 345; Muhammad bin Hassan Najfi, *Jawahir al-Kalam fi Sharh Shara'i' al-Islam*, Vol. 41, (Qum, Manshurat Maktabat al-Faqih, 1417 AH), 52-53; Muhammad Murtaza bin Muhammad Ameen Ansari, Fareed al-Ahsool, Vol. 2, (Qum: Mu'assasat al-Nashr al-Islami, 1408 AH/1988), 36-37.

محمد بن حسن حر عاملی، *وسائل الشیعہ*، ج5، باب 3، (تہران، مکتبۃ الاسلامیہ، 1401ھ ق)، 345؛ محمد بن حسن نجفی، جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام، ج41، (قم: منشورات مکتبۃ الفقیہ، 1417ھ/1984)، 52-53؛ محمد مرتضیٰ بن محمد امین انصاری، *فرائد الاصول*، ج2، (قم: مؤسسۃ النشر الاسلامی، 1408ھ/1988)، 36-37۔

24. Tabri, Tusi, Abu al-Fatha Razi & Fakher Razi, Under the verses 54, Sura Nisah.

طبری، طوسی، ابوالفتوح رازی اور فخر رازی، ذیل آیت 54، سورۂ نساء

25. al-Ghazali, *Ihya' 'Ulum al-Din*, 202, Fakher Razi, *Al-Tafsir al-Kabir*, Zail Sura Bakra: 109.

غزالی، *احیاء علوم الدین*، ص202؛ فخر رازی، *التفسیر الکبیر*، ذیل سورۂ بقرہ: 109۔

26. Fakher Razi, *Al-Tafsir al-Kabir*, Under the verses 32.

فخر رازی، *التفسیر الکبیر*، ذیل آیت 32۔

27. Ibid, Ayaat 109.

ایضاً، سورۂ بقرہ: 109۔

28. Ibid.

ایضاً۔

29. Muhammad bin Jareer, Tabri, Tarjmah Tafseer Tabri, Vol. 6, (Tehran: Entesharat-e Asatir, 1374 SH/1995), 1652; Muhammad bin Jareer, Tabri, Tarikh Tabri, Vol. 1, (Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1987), 91, 103.

محمد بن جریر طبری، *ترجمۂ تفسیر طبری*، ج6، (تہران: انتشارات اساطیر، 1374ش/1995)، 1652؛ محمد بن جریر طبری، *تاریخ طبری*، ج1، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1987)91، 103۔

30. Fakher Razi, *Al-Tafsir al-Kabir*, Zail Sura Israh. (Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, 1999) 61.

فخر رازی، *التفسیر الکبیر*، ذیل سورۂ اسراء (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1999)، 61۔

31. Jalaal al-Deen Mohali, Tafseer Jalalen mah Sadi, Zail Sura Jasia: 17; al-Ghazali, *Ihya' 'Ulum al-Din*, Vol. 3, 240.

جلال الدین محلّی، *تفسیر جلالین مع صاوی*، ذیل سورۂ جاثیہ: 17؛ غزالی، ج3، ص240۔

32. Ibn Kathir, 'Imad al-Din Isma'il ibn 'Umar, *Tafsir al-Qur'an al-'Azim,* (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 1409 AH), under the verse.

ابن کثیر، عماد الدین اسماعیل بن عمر۔ *تفسیر القرآن العظیم*، (بیروت: دار المعرفۃ، 1409ھ)، ذیل آیت۔

33. Fakher Razi, *Al-Tafsir al-Kabir*, Under the verses 5.

فخر رازی، *التفسیر الکبیر*، ذیل آیت 5۔

34 . Ibn Kathir, '*Tafsir al-Qur'an al-'Azim,* Under the verses, with reference to Sahih Bukhari, Hadis # 73.

ابن کثیر، *تفسیر القرآن العظیم*، ذیل آیت، بحوالہ صحیح بخاری، حدیث 73۔

35 . Al-Zamakhshari, Mahmud ibn 'Umar. Al-Kashshaf 'an Haqa'iq Ghawamid al-Tanzil. Ed. Adel Ahmad Abdul Mawjud & Ali Muhammad Muawwad, Vol.1, (Beirut: Dar al-Kutub al-Arabi, 1998), 256.

الزمخشری، جار اللہ محمود بن عمر، *الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل*، تحقیق: عادل احمد عبد الموجود و علی محمد معوض، ج1، (بیروت: دار الکتب العربی، 1998)، 256۔